بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

تذکیر بالقرآن

Reflections from Qur'an

قرآن مجید کی منتخب آیات کی تفسیر

A Summary of Qur’anic Teachings

Part – 15

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Seymour Road

London,

United Kingdom

Telephone: +44 7853099327

پارہ - 15

قرآن مجید کا 15 واں پارہ سورۃ الاسراء مکمل اور سورۃ الکھف کی پہلی 74 آیات پر مشتمل ہے۔

اہم تفسیری نکات

سورۃ الاسراء

Chapter 17: The Night Journey

سورت کا دوسرا نام: سورہ بنی اسرائیل

مسجد اقصیٰ کی اہمیّت

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔ (سوۃ الاسراء۔1)

وہ پاک ہے جس نے راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سننے والا دیکھنے ولا ہے۔

Glory be to the One Who took His servant (Prophet Mohammad) by night from the Sacred Mosque to the Farthest Mosque whose surroundings We have blessed, so

that We may show him some of Our signs. Indeed, He alone is the All-Hearing, All-Seeing.

اسراء و معراج

سُبۡحٰنَ کا استعمال عام طور پر ایسے موقع پر ہوتا ہے جب کسی عظیم الشان واقعے کا ذکر ہو۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کے نزدیک ظاہری اسباب کے اعتبار سے یہ واقعہ کتنا محال ہو، اللہ کے لئے مشکل نہیں، اس لئے کہ وہ اسباب کا پابند نہیں۔

اس سیر (اسراء و معراج) کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے بندے کو عجائبات اور آیات کبریٰ دکھائیں۔ جن میں سے ایک آیت اور معجزہ یہ سفر بھی ہے کہ اتنا لمبا سفر رات کے ایک قلیل حصے میں ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ کو جو معراج ہوئی یعنی آسمانوں پر لے جایا گیا، وہاں مختلف آسمانوں پر انبیاء علیہم السلام سے ملاقاتیں ہوئیں اور سدرۃ المنتہیٰ پر، جو عرش سے نیچے ساتویں آسمان پر ہے، اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے سے نماز اور دیگر بعض چیزیں عطا کیں۔ جس کی تفصیلات صحیح احادیث میں بیان ہوئی ہیں کہ یہ معراج حالت بیداری میں ہوئی ہے۔ یہ خواب یا روحانی سیر اور مشاہدہ نہیں ہے، بلکہ عینی مشاہدہ ہے جو اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے اپنے پیغمبرؑ کو کرایا ہے۔

اس معراج کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ اسراء کہلاتا ہے، جس کا ذکر یہاں کیا گیا ہے اور جو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کے سفر کا نام ہے، یہاں پہنچنے کے بعد نبیؐ نے تمام انبیاء کی امامت فرمائی۔

بیت المقدس سے پھر آپ کو آسمانوں پر لے جایا گیا، یہ سفر کا دوسرا حصہ ہے جسے معراج کہا جاتا ہے۔ اس کا تذکرہ سورہ نجم میں کیا گیا ہے اور باقی تفصیلات احادیث میں بیان کی گئی ہیں۔ عام طور پر اس پورے سفر کو معراج سے ہی تعبیر کیا جاتا ہے۔

Masjid-e-Aqsa: Third Holiest Site in Islam

اس آیت سے مسجد اقصیٰ کی فضیلت و اہمیت بھی معلوم ہوتی ہے۔ جو اسلام کا تیسرا مقدس ترین مقام ہے۔

حدیث: حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ دنیا کی سب سے پہلی مسجد کون سی ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ مسجد حرام پھر میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد کون سی تو آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے دریافت کیا کہ ان دونوں کے درمیان کتنی مدت کا فاصلہ ہے تو آپ نے فرمایا چالیس سال پھر فرمایا کہ (مسجدوں کی ترتیب تو یہ ہے) لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ساری زمین کو مسجد بنا دیا ہے جس جگہ نماز کا وقت آجائے وہیں نماز ادا کر لیا کرو۔ (مسلم)

نیکی کا فائدہ تمہیں ہی ہوگا اور برائی کا وبال بھی تمہیں پر!

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا

اگر تم نے اچھے کام کئے تو خود اپنے ہی فائدے کے لئے، اور اگر تم نے برائیاں کیں تو بھی اپنے ہی نقصان کیلئے۔(اسراء۔7)

If you act rightly, it is for your own good, but if you do wrong, it is to your own loss.

یہ ایک نہایت اہم اصولی حقیقت ہے جسے قرآن مجید میں جگہ جگہ ذہن نشین کرنے کے کوشش کی گئی ہے، کیونکہ اسے سمجھے بغیر انسان کا طرز عمل کبھی درست نہیں ہو سکتا۔ اس فقرے کا مطلب یہ ہے کہ ہر انسان انفرادی طور پر ذمہ دار ہے۔ اپنی ایک مستقل اخلاقی ذمہ داری رکھتا ہے اور اپنی شخصی حیثیت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہے۔ اس ذاتی ذمہ داری میں کوئی دوسرا شخص اس کے ساتھ شریک نہیں ہے۔ یعنی بحیثیت انسان اسے مکلف بنایا گیا ہے لہٰذا اپنی مرضی سے ایک انسان جو بھی اعمال کرے گا تو ان کے نتائج کی ذمہ داری بھی اسی پر ہوگی۔ فائدوں کا پھل اور نقصانات کا بوجھ بھی مالہ وماعلیہ کے اصول کے تحت اسی کے سر ہوگا۔

اللہ کی رحمت کی امید

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ۔۔۔

امید ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے (اگر تم توبہ کرو)۔(اسراء۔8)

Perhaps your Lord will have mercy on you ˹if you repent˺,

قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھا ہے

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھا ہے۔ اور ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔(اسراء۔9)

Surely this Quran guides to what is most upright, and gives good news to the believers—who do good—that they will have a mighty reward.

بہترین راہنما قرآن حکیم ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کتاب کی تعریف میں فرماتا ہے کہ یہ قرآن بہترین راہ کی طرف رہبری کرتا ہے۔

گردش لیل ونہار

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا

ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کی نشانیاں بنائی ہیں، رات کی نشانی کو تو ہم نے بے نور کر دیا اور دن کی نشانی کو روشن بنایا ہے تاکہ تم لوگ اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو اور اس لئے بھی کہ برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو اور ہر چیز کو ہم نے خوب تفصیل سے بیان فرما دیا ہے۔(اسراء۔12)

We made the day and night as two signs. So We made the sign of the night devoid of light, and We made the sign of the day ˹perfectly˺ bright, so that you may seek the bounty of your Lord and know the number of years and calculation ˹of time˺. And We have explained everything in detail.

دن اور رات کے فوائد

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے دو کا یہاں بیان فرما رہے ہیں کہ دن رات اس نے الگ الگ طرح کے بنائے۔ رات آرام کے لئے۔ دن تلاش معاش کیلئے کہ اس میں کام کاج کرو صنعت و حرفت کرو سیر و سفر کرو۔

رات دن کے اختلاف سے دنوں کی، جمعوں کی، مہینوں کی، برسوں کی گنتی معلوم کر سکو تاکہ عبادات میں، لین دین میں، معاملات میں، قرض میں، اوقات میں سہولت اور پہچان ہو جائے۔

اگر ایک وقت رہتا تو بڑی مشکل ہو جاتی سچ ہے اگر اللہ چاہتا تو ہمیشہ رات ہی رات رکھتا کوئی اتنی قدرت نہیں رکھتا کہ دن کر دے اور اگر وہ ہمیشہ رات ہی رات رکھتا کوئی اتنی قدرت نہیں رکھتا کہ دن کر دے اور اگر وہ ہمیشہ دن ہی دن رکھتا تو کس کی مجال تھی کہ رات لا دے؟ یہ نشانات قدرت سننے دیکھنے کے قابل ہیں۔

انسانوں کے اعمال نامے

وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا

اور قیامت کے دن ہم انسان کا نامہ اعمال نکال کر سامنے کر دیں گے۔(اسراء۔13)

And on the Day of Judgment We will bring forth to each ˹person˺ a record which they will find laid open.

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا

پڑھ اپنا نامہ اعمال، آج اپنا حساب لگانے کے لیے تو خود ہی کافی ہے۔(اسراء۔14)

˹And it will be said,˺ "Read your record. You ˹alone˺ are sufficient this Day to take account of yourself.

کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا

جو شخص ہدایت اختیار کرتا ہے تو اپنے لئے اختیار کرتا ہے۔ اور جو گمراہ ہوتا ہے گمراہی کا وبال بھی اسی پر ہو گا۔ اور کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور ہماری یہ سنت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں۔(اسراء۔15)

Whoever chooses to be guided, it is only for their own good. And whoever chooses to stray, it is only to their own loss. No soul burdened with sin will bear the burden of another. And We would never punish ˹a people˺ until We have sent a messenger ˹to warn them˺.

انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ اچھے یا برے اعمال انسان کے اپنے لئے ہیں۔ جس نے راہ راست اختیار کی تو اس کے اپنے حق میں اچھائی ہے اور جو صحیح راہ سے ہٹا اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔

آخرت کے طلب گار

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا

اور جو کوئی آخرت کا طلبگار ہوتا ہے اور اس کے لئے ایسی کوشش بھی کرے جیسی کہ کرنی چاہیئے اس حال میں کہ وہ ایماندار بھی ہو تو یہ وہ ہیں جن کی کوشش قابل قدر ہوگی۔(اسراء۔19)

But whoever desires the Hereafter and strives for it accordingly while he is a believer – it is those whose effort is ever appreciated [by Allah].

آیت بالا میں اللہ کے ہاں اعمال کی قبولیت کی تین شرائط کو بیان کیا گیا۔

1:ایمان

2:اخلاص اور اللہ کی رضا

3:ایسی کوشش جو اس کے لائق ہو یعنی سنّت کے مطابق اعمال

کوئی نیک عمل جو مذکورہ بالا تین شرائط کو پورا نہیں کرتا اس عمل کی اللہ کے ہاں کوئی وقعت نہیں۔

اللہ کی رحمت اور بخشش کے دروازے کسی پر بند نہیں

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا

تیرے رب کی عطا اور بخشش کسی پر بند نہیں۔(اسراء۔20)

And the bounty of your Lord can never be withheld.

حدیث: اَللّٰهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلاَ مُعْطِىَ لِمَا مَنَعْتَ

اے اللہ! جو چیز آپ عطا فرمائیں اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جو چیز آپ روک لیں اسے دینے والا کوئی نہیں۔(بخاری، مسلم)

نبی ﷺ کی دعوت کا منشور

وَقَضٰى رَبُّكَ اَ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا۔

اور آپ کے پروردگار نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اگر تمہارے پاس ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے تک پہنچ جائیں تو انہیں اف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو۔ اور ان سے احترام کے ساتھ بات کرو۔ (اسراء۔23)

Manifesto of the Prophetic Da'wah

For your Lord has decreed that you worship none but Him. And honour your parents. If one or both of them reach old age in your care, never say to them ˹even˺ 'ugh,' nor yell at them. Rather, address them respectfully.

عبادتِ الٰہی،

والدین کے حقوق،

والدین کیلئے دعا: رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىْ صَغِيْرًا

اے میرے پروردگار ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں رحمت و شفقت کے ساتھ میری پرورش کی ہے۔ (اسراء۔24)

And be humble with them out of mercy, and pray: My Lord! Be merciful to them as they raised me when I was young.

توبہ: رجوع الی اللہ

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِىْ نُفُوْسِكُمْ ۚ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا۔

جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تمہارا رب بخوبی جانتا ہے۔ اگر تم نیک و صالح بن جاؤ تو وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

(اسراء۔25)

Your Lord knows best what is within yourselves. If you are righteous, He is certainly All-Forgiving to those who ˹constantly˺ turn to Him.

اوّابین کون لوگ ہیں؟

اللہ کی طرف رجوع کرنے والے،

تنہائی میں اپنے گناہوں کو یاد کرکے سچی توبہ کرنے والے،

اللہ کے ناپسندیدہ کاموں کو ترک کرکے اس کے پسندیدہ کاموں پر توجہ دینے والے۔

اوّابین، مغرب کی نماز کے بعد اور عشاء کی نماز سے پہلے کے نوافل کو بھی کہتے ہیں۔

صلہ رحمی، رشتے، رابطے قائم رکھنا

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا

اور رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور اسراف اور فضول خرچی سے بچو۔(اسراء۔26)

Give to relatives their due, as well as the poor and ˹needy˺ travellers. And do not spend wastefully.

رشتے داروں کے حقوق کی ادائیگی اور ان کے ساتھ حسن سلوک کو صلہ رحمی کہا جاتا ہے، جس کی اسلام میں بڑی تاکید ہے۔

حدیث: بنو تمیم کے ایک شخص نے حضور ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہؐ! میں مالدار آدمی ہوں اور اہل وعیال، کنبے قبیلے والا ہوں، تو مجھے بتایئے کہ میں (مال کے بارے میں) کیا طریقہ اختیار کروں؟ آپؐ نے فرمایا: اپنے مال کی زکوٰۃ الگ کرو، اس سے تو پاک صاف ہو جائے گا۔ اپنے رشتے داروں سے حسن سلوک کرو، سائل کا حق پہنچاتے رہو، اور پڑوسی اور مسکین کا بھی۔ اس نے کہا: حضورؐ! تھوڑی اور الفاظ میں وضاحت فرمادیجئے؟ آپؐ نے فرمایا: قرابت داروں، مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرو اور فضول خرچی نہ کرو۔

اگر مالی مدد کی استطاعت نہ ہو تو نرمی کے ساتھ معذرت

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا (اسراء۔28)

اگر اُن سے (یعنی حاجت مند رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کی مالی مدد سے) تمہیں معذرت کرنا پڑے تو اپنے رب کی جانب سے رحمت (خوش حالی) کے انتظار میں جس کی تم توقع رکھتے ہو، انہیں نرم الفاظ میں جواب دے دو۔

But if you must turn them down ˹because you lack the means to give˺—while hoping to receive your Lord's bounty—then ˹at least˺ give them a kind and gentle word.

یعنی اگر تجھے غریب رشتے داروں، مسکینوں اور ضرورت مندوں سے مالی معذرت کرنا پڑے تو نرمی اور عمدگی کے ساتھ معذرت کرو۔ فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا۔ یعنی جواب بھی دیا جائے تو نرمی اور پیار و محبت کے لہجے میں نہ کہ ترشی اور بداخلاقی کے ساتھ، جیسا کہ عام طور پر لوگ ضرورت مندوں اور غریبوں کے ساتھ کرتے ہیں۔

میانہ روی کی تعلیم

بخل و اسراف کی ممانعت۔(اسراء۔29)

حدیث: ما عال من اقتصد۔

وہ شخص کبھی کنگال نہیں ہوگا جو خرچ میں اعتدال رکھے گا۔

حدیث: رسول اللہؐ نے حضرت ابوہریرہ(رض) سے فرمایا کہ تو اللہ کی راہ میں خرچ کیا کر، اللہ تعالیٰ تجھے دیتا رہے گا۔ (مسلم)

حدیث: بخاری و مسلم میں ہے حضورؐ فرماتے ہیں ہر صبح دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں ایک دعا کرتا ہے کہ اے اللہ سخی (دوسروں پر مال خرچ کرنے والے) کو اور عطا فرمادے اور دوسرا دعا کرتا ہے کہ بخیل کا مال تلف کر دے۔

حدیث: مسلم شریف میں ہے صدقے خیرات سے کسی کا مال نہیں گھٹتا اور سخاوت کرنے والے کو اللہ عزت دیتا ہے اور جو شخص اللہ کے حکم کی وجہ سے دوسروں سے عاجزانہ برتاؤ کرے اللہ اس کے مقام و مرتبہ کو بلند کر دیتا ہے۔

حدیث: ایک اور حدیث میں ہے طمع سے بچو اسی نے تم سے اگلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔ طمع کا پہلا حکم یہ ہوتا ہے کہ بخیلی کرو، انہوں نے بخیلی کی پھر اس نے انہیں صلہ رحمی توڑنے کو کہا، انہوں نے یہ بھی کیا پھر فسق و فجور کا حکم دیا یہ اس پر بھی انہوں نے عمل کیا۔(نعوذباللہ)

اخلاقی اور معاشرتی برائیوں کا ذکر

ان نکات کی تفسیر سورۃ الانعام(آیات۔150 تا154)میں گذر چکی ہے۔

اولاد کا معاشی قتل، بدکاری، قتل ناحق کی حرمت،

مال یتیم،ایفاء عہد،

پیمانہ عدل۔انصاف کے ساتھ لین دین کرو

پوری تنخواہ لیکر ڈیوٹی پوری نہ کرنا یا مزدور سے اجرت سے زیادہ کام لینا بھی اس میں داخل ہے۔

بے بنیاد علمی دعوے مت کرو

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭاِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا

اور (اے انسان!) تو اس بات کی پیروی نہ کر جس کا تجھے (صحیح) علم نہیں، بیشک کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے باز پرس ہو گی۔(اسراء۔36)

Do not follow what you have no ˹sure˺ knowledge of. Indeed, all will be called to account for ˹their˺ hearing, sight, and intellect.

بلا تحقیق فیصلہ نہ کرو

یعنی جس بات کا علم نہ ہو اس میں زبان نہ ہلاؤ۔

بغیر علم کے کسی کی عیب جوئی اور بہتان بازی نہ کرو۔ جھوٹی شہادتیں نہ دیتے پھرو۔بن دیکھے نہ کہہ دیا کرو کہ میں نے دیکھا، نہ بے سنے سنا بیان کرو، نہ بے علمی پر اپنا جاننا بیان کرو۔ کیونکہ ان تمام باتوں کی جواب دہی اللہ کے ہاں ہو گی۔ حدیث میں ہے گمان سے بچو، گمان بدترین جھوٹی بات ہے۔ابو داؤد کی حدیث میں ہے انسان کا یہ تکیہ کلام بہت ہی برا ہے کہ لوگ خیال کرتے ہیں۔اور حدیث میں ہے بدترین بہتان یہ ہے کہ انسان جھوٹ موٹ کوئی خواب گھڑ لے۔

سمع وبصارت اور ذہانت کی نعمتوں کے بارے میں سوال ہو گا۔

زمین پر اکڑ اور غرور کے ساتھ نہ چلو

وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا

اور زمین میں اکڑ کر نہ چل کہ نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے۔(اسرا۔37)

Be humble - Do not show arrogance

And do not walk on the earth arrogantly. Surely you can neither crack the earth nor stretch to the height of the mountains.

متکبرانہ چال اور رویّوں کی ممانعت

اکڑ کر، اترا کر، تکبر کے ساتھ چلنے سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو منع فرماتا ہے۔ یہ عادت سرکش اور مغرور لوگوں کی ہوتی ہے۔ قارون کو اسی بنا پر اس کے گھر اور خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو عاجزی پسند ہے۔

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ألا أخبركم بأهل النار: كل عتل، جواظ، مستكبر۔ کیا میں تمہیں دوزخ والوں کے متعلق نہ بتادوں؟ ہر جھگڑالو متشدد، بداخلاق اور تکبر کرنے والا جہنم میں ہونگے۔ (بخاری، مسلم)

توحید باری تعالیٰ، عقیدہ رسالت و آخرت

مشرکانہ سوچوں کی نفی

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا۔

وہ پاک ہے اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اس سے وہ بہت ہی بلند ہے۔ (اسراء۔43)

Glorified and Highly Exalted is He above what they claim!

اچھی اور مثبت گفتگو کیا کرو

وَقُلْ لِّعِبَادِىْ يَقُوْلُوا الَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا۔

اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی گفتگو کیا کریں کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے۔ بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ (اسراء۔53)

Always talk positively.

Tell My ˹believing˺ servants to say only what is good and best. Satan certainly seeks to sow discord among them. Satan is indeed a sworn enemy to humankind.

اللہ کے عذاب سے بے خوف نہ ہو جاؤ

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْالَکُمْ وَکِیْلًا۔ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَکُمْ فِیْهِ تَارَۃً اُخْرٰی فَیُرْسِلَ عَلَیْکُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ فَیُغْرِقَکُمْ بِمَا کَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَکُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا۔

تو کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو کہ تمہیں خشکی کی طرف (زمین) میں دھنسا دے یا تم پر پتھروں کی آندھی بھیج دے پھر تم کسی کو اپنا مددگار نہ پاؤ۔

کیا تم اس بات سے بھی بے فکر ہو گئے ہو کہ وہ تمہیں دوبارہ اسی (سمندر) میں پہنچائے اور پھر تم پر طوفانی ہوا چلا کر تمہیں ناشکرے پن کی پاداش میں غرق کر دے۔ پھر تم اپنے لئے اس (ڈبونے) پر ہم سے مؤاخذہ کرنے والا کوئی نہیں پاؤ گے۔

(اسراء۔69۔68)

Do you feel secure that He will not cause the land to swallow you up, or unleash upon you a storm of stones? Then you will find none to protect you.

Or do you feel secure that He will not send you back to sea once again, and send upon you a violent storm, drowning you for your denial? Then you will find none to avenge you against Us.

احترام انسانیت

وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا۔

یقیناً ہم نے اولاد آدم (انسان) کو بڑی عزت دی اور انہیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور انہیں پاکیزہ چیزوں کی روزیاں دیں اور اپنی بہت سی مخلوق پر انہیں فضیلت عطا فرمائی۔ (اسراء۔70)

Indeed, We have dignified the children of Adam, carried them on land and sea, granted them good and lawful

provisions, and privileged them far above many of Our creatures.

انسان بحیثیت انسان قابل احترام ہے

یہ شرف اور احترام، بحیثیت انسان کے، ہر انسان کو حاصل ہے چاہے مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ یہ شرف متعدد اعتبار سے ہے جس طرح کی شکل و صورت، اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہے، وہ کسی دوسری مخلوق کو حاصل نہیں، جو عقل انسان کو دی گئی ہے، جس کے ذریعے سے اس نے اپنے آرام و راحت کے لئے بیشمار چیزیں ایجاد کیں۔ حیوانات وغیرہ اس سے محروم ہیں۔ علاوہ ازیں اسی عقل سے صحیح، مفید و مضر اور حسین قبیح کے درمیان تمیز کرنے پر قادر ہے۔ علاوہ ازیں کائنات کی تمام چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی خدمت پر لگا رکھا ہے۔ چاند سورج، ہوا، پانی اور دیگر بیشمار چیزیں ہیں جن سے انسان فیض یاب ہو رہا ہے۔

ولقد کرّمنا بنی آدم۔ انسان مستحق شرف و عظمت ہے، زندہ بھی اور مردہ بھی،

انسان کی لاش کی بے حرمتی بھی ناجائز ہے۔

اسلام میں انسانی حقوق کا تحفظ

اسلام نے انسانوں کے جو حقوق متعین کیے ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

1۔ زندہ رہنے کا حق اور انسانی جان کا احترام فرض قرار دیا گیا۔ یہ حق بلا تفریق رنگ و نسل سب کے لیے ہے۔

2۔ حفاظت کا حق۔

3۔ عورت کی عظمت کا احترام۔

4۔ ہر سائل و محروم کا حق ہے کہ اس کی مدد کی جائے۔

5۔ ہر انسان کا یہ حق ہے کہ اس کے ساتھ انصاف کیا جائے۔

6۔ انسان کی آزادی کا حق۔

7۔ انسانی مساوات کا حق۔

8۔ ظلم اور برائی کے خلاف آواز اٹھانے اور اچھائی میں دوسروں کے ساتھ تعاون کرنے کا حق۔

زمین پر امن و امان اور سلامتی کا ماحول پیدا کرنے کے لیے یہ چیز بہت بڑا رول ادا کرتی ہے کہ انسان دوسرے انسان کی تکریم و تعظیم کرے، اسے قابل احترام سمجھے، اس کو ناحق نہ ستائے، اس پر ظلم و ستم نہ کرے۔ یہ جذبہ جب پیدا ہو گا تو ہی دنیا میں

امن قائم ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اسلامی تعلیمات میں بھی اول سے آخر تک انسان دوستی یا انسانی محبت واخوت کو نہایت اہمیت دی گئی ہے۔ اسلام کی رو سے کوئی انسان بلند مقام تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ اس کے اندر انسانوں سے محبت اور ہمدردی کا جذبہ نہ ہو۔ خير النّاس من ينفع النّاس

قرآن میں پانچوں نمازوں کا اجمالی ذکر اور اوقات صلوۃ کی نشاندہی

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا

سورج کے زوال سے رات کے اندھیرے تک نماز پڑھا کرو اور صبح کی نماز بھی بے شک صبح کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔(اسراء۔78)

Observe the prayer from the decline of the sun until the darkness of the night and the dawn prayer, for certainly the dawn prayer is witnessed ⌜by angels⌝.

آفتاب کے ڈھلنے کے بعد، ظہر اور عصر کی نماز اور رات کی تاریکی تک مراد مغرب اور عشاء کی نمازیں ہیں اور قرآن الفجر سے مراد فجر کی نماز ہے۔ قرآن، نماز کے معنی میں ہے۔اس کو قرآن سے اس لئے تعبیر کیا گیا ہے کہ فجر میں قرأت لمبی ہوتی ہے۔ اس طرح اس آیت میں پانچوں فرض نمازوں کا اجمالی ذکر آجاتا ہے۔ جن کی تفصیلات احادیث میں ملتی ہیں اور جوامت کے لئے عملی تواتر سے بھی ثابت ہیں۔

فجر کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ بلکہ دن کے فرشتوں اور رات کے فرشتوں کا اجتماع ہوتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رات والے فرشتے جب اللہ کے پاس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود خوب جانتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟' فرشتے کہتے ہیں ہم ان کے پاس گئے تھے، اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس سے آئے ہیں تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے ہی چھوڑ کر آئے ہیں۔(بخاری و مسلم)

نماز تہجّد کی فضیلت اور مقام محمود

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

اور رات کو تہجد پڑھو، یہ تمہارے لیے نفل ہے، بعید نہیں کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر فائز کر دے۔(اسراء۔79)

And rise at ˹the last˺ part of the night, offering additional prayers, so your Lord may raise you to a station of praise.

حدیث: مسلم شریف میں ہے کہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ فرض نماز کے بعد کونسی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا رات کی نماز یعنی تہجد کی نماز۔

تہجد کہتے ہیں نیند کے بعد کی نماز کو۔ حدیث میں موجود ہے آپ کی عادت بھی یہی تھی کہ سو کر اٹھتے پھر تہجد پڑھتے۔ حدیث کے اندر آتا ہے کہ تہجد پڑھا کرو، یہ پچھلی امّتوں کے نیک لوگوں کی سنّت ہے۔

حسن بصری کا قول ہے کہ جو نفل نماز عشا کے بعد ہو وہ تہجد ہے۔

بعض علماء نے یہ فرق کیا ہے کہ عشاء کے بعد اور طلوع فجر سے پہلے کی نفلی نماز قیام اللیل کہلاتی ہے بشمول تہجد کے۔ اور جو نفل نماز سونے کے بعد بیدار ہو کر رات کے آخری حصے میں پڑھی جائے وہ تہجد کی نماز کہلاتی ہے۔(واللہ اعلم)

مقام محمود کیا ہے؟

مقام محمود کا تعارف: یہ مقام محمود جس کا ذکر اللہ ربّ العالمین نے اس آیت میں کیا ہے اس سے مراد مقام شفاعت ہے۔

مسند احمد میں ہے حضورؐ فرماتے ہیں قیامت کے دن میں نبیوں کا امام اور ان کا خطیب اور ان کا سفارشی ہوں گا میں یہ سب کچھ بطور فخر کے نہیں کہتا۔

انسانی فطرت میں خیر و شر دونوں موجود ہیں۔

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا۔

انسان کا حال یہ ہے کہ جب ہم اس کو نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور کروٹ بدل لیتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ مایوس ہو جاتا ہے۔(اسراء۔83)

When We grant people Our favours, they turn away, acting arrogantly. But when touched with evil, they lose all hope.

خیر و شر برائی بھلائی جو انسان کی فطرت میں ہیں، قرآن کریم ان کو بیان فرمارہا ہے۔ مال، عافیت، کامیابی، رزق، تائید، کشادگی، آرام پاتے ہی لاپرواہ ہو جاتا ہے۔ اللہ سے نظریں پھیر لیتا ہے، اللہ سے دور ہو جاتا ہے گویا اسے کبھی تکلیف، مشکل پہنچی ہی

نہیں تھی۔اور جب مصیبت،تکلیف،دکھ،درد،آفت،حادثہ پہنچتا ہے تو بھی مایوس ہو جاتا ہے کہ اب بھلائی،عافیت،راحت،آرام اس کے نصیب میں نہیں۔

روح کی حقیقت

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا۔

یہ لوگ تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں کہو: یہ روح میرے رب کے حکم سے آتی ہے،اور تمہیں جو علم دیا گیا ہے وہ بہت ہی تھوڑا ہے۔(اسراء۔85)

Reality of Soul or Spirit

They ask you ˹O Prophet˺ about the soul. Say: Its nature is known only to my Lord, and you ˹O Mankind˺ have been given but little knowledge.

روح کیــاہے؟

What is Soul or Spirit?

روح وہ لطیف شے ہے جو کسی کو نظر نہیں آتی لیکن ہر جاندار کی قوت و توانائی اسی روح کے اندر مضمر ہے۔اس کی حقیقت و ماہیت کیا ہے؟ کوئی نہیں جانتا۔ایک مرتبہ نبی کریمؐ سے اس کی بابت پوچھا گیا تو یہ آیت اتری (صحیح بخاری) اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا علم،اللہ کے علم کے مقابلے میں قلیل ہے،اور یہ روح،جس کے بارے میں تم سے پوچھ رہے ہیں،اس کا علم تو اللہ نے انبیاء سمیت کسی کو بھی نہیں دیا ہے،اتنا سمجھو کہ یہ میرے رب کا امر (حکم) ہے۔یا میرے رب کی شان میں سے ہے، جس کی حقیقت کو صرف وہی جانتا ہے۔

قرآن میں باطل کی آمیزش ناممکن

اللہ تعالیٰ اپنے زبردست احسان اور عظیم الشان نعمت کو بیان فرما رہا ہے کہ اس قرآن کا متبادل ناممکن ہے۔اس میں کہیں سے بھی کسی وقت باطل کی آمیزش ناممکن ہے۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا

کہہ دو کہ اگر انسان اور جن سب کے سب مل کر اس قرآن جیسی کوئی چیز لانے کی کوشش کریں تو نہ لا سکیں گے، چاہے وہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ بن جائیں۔(اسراء۔88)

Say, ˹O Prophet,˺ "If ˹all˺ humans and jinn were to come together to produce the equivalent of this Quran, they could not produce its equal, no matter how they supported each other."

صداقت رسول ﷺ پر اللہ کی گواہی

اپنی سچائی پر میں اور گواہ کیوں ڈھونڈوں؟ اللہ کی گواہی کافی ہے۔ میں اگر اس کی پاک ذات پر تہمت باندھتا ہوں تو وہ خود مجھ سے انتقام لے گا۔

قُلْ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ ؕ اِنَّهٗ کَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا

اے محمدؐ، ان سے کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان بس ایک اللہ کی گواہی کافی ہے بے شک وہ اپنے بندوں سے خبردار دیکھنے والا ہے۔(اسراء۔96)

Say, "Sufficient is Allah as a Witness between me and you. He is certainly All-Knowing, All-Seeing of His servants."

موسیٰؑ کے معجزات

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ

ہم نے موسیٰؑ کو نو واضح نشانیاں یعنی معجزات عطا کیے تھے۔(اسراء۔101)

We surely gave Moses nine clear signs.

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کے علاوہ بھی معجزات دیئے گئے تھے مثلاً لاٹھی کا پتھر پر مارنا، جس سے بارہ چشمے ظاہر ہو گئے تھے، بادلوں کا سایہ کرنا، من و سلویٰ وغیرہ۔ لیکن یہاں آیات تسعہ سے صرف وہی نو معجزات مراد ہیں، جن کا مشاہدہ فرعون

اور اس کی قوم نے کیا۔ اسی لیے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انفلاق بحر (سمندر کا پھٹ کر راستہ بن جانے) کو بھی ان نو معجزات میں شمار کیا ہے اور قحط سالی اور نقص ثمرات کو ایک ہی معجزہ شمار کیا ہے۔

اللہ اور رحمٰن۔ اسماء حسنٰی

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭاَ يًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى۔

اے نبیؐ، کہہ دیجئے کہ اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جس نام سے بھی پکارو تمام اچھے نام اسی کے ہیں۔ (اسراء۔110)

Say, ˹O Prophet,˺ "Call upon Allah or call upon the Most Compassionate—whichever you call, He has the Most Beautiful Names

مشرکین مکہ کے لئے اللہ کا صفاتی نام رحمٰن یا رحیم نامانوس تھا اور بعض آثار میں آتا ہے کہ بعض مشرکین نے نبی کریمؐ کی زبان مبارک سے یا رحمٰن ورحیم کے الفاظ سنے تو کہا کہ ہمیں تو یہ کہتا ہے کہ صرف ایک اللہ کو پکارو اور خود دو معبودوں کو پکار رہا ہے۔ جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ابن کثیر)

قرآت کی آواز میں اعتدال

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا

اور اپنی نماز نہ بہت زیادہ بلند آواز سے پڑھو اور نہ بہت پست آواز سے، ان دونوں کے درمیان اوسط درجے کا لہجہ اختیار کرو۔ (اسراء۔110)

Do not recite your prayers too loudly or silently, but seek a way between.

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ مشرکین مکہ قرآن سن کر قرآن کو اور اللہ کو گالی گلوچ کرتے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اپنی آواز کو اتنا اونچا نہ کرو کہ مشرکین سن کر قرآن کو برا بھلا کہیں اور نہ آواز اتنی پست کرو کہ صحابہ بھی نہ سن سکیں۔

حدیث: ایک رات نبی کریم ﷺ کا گزر حضرت ابو بکر صدیق کی طرف ہوا تو وہ پست آواز سے نماز پڑھ رہے ہیں، پھر حضرت عمر کو بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا تو وہ اونچی آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے دونوں سے پوچھا تو حضرت ابو بکر صدیق

نے فرمایا، میں جس سے مصروف مناجات تھا، وہ میری آواز سن رہا تھا، حضرت عمر نے جواب دیا کہ میرا مقصد سوتوں کو جگانا اور شیطان کو بھگانا تھا۔ آپ نے صدیق اکبر سے فرمایا، اپنی آواز قدرے بلند کرو اور حضرت عمر سے کہا، اپنی آواز کچھ پست رکھو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ یہ آیت دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔(بخاری و مسلم، بحوالہ فتح القدیر)

اللہ کی کبریائی بیان کرو: وكبّره تكبيرا

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا۔

اور یہ کہہ دیجئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے نہ اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک ساجھی رکھتا ہے اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی کی ضرورت ہو اور اور اس کی بڑائی بیان کرتے رہو۔(اسراء۔111)

And say: Praise to Allah, Who has never had ˹any˺ offspring.
He has no partner in [His] dominion and has no [need of a] protector out of weakness; and glorify Him with [great] glorification.

سورۃ الکھف

Chapter 18: The Cave

سورۃ الکھف مکی سورت ہے اور اس میں 110 آیات ہیں۔

سورۃ لکہف کا شان نزول:

نبی اکرم ﷺ سے احبار مدینہ کے پوچھے گئے تین سوال:

1۔روح کی حقیقت کیا ہے؟

2۔اصحاب کہف کون تھے؟

3۔ذوالقرنین کون تھا؟

4۔بعض مفسّرین کی رائے میں پہلے سوال (روح کی حقیقت کیا ہے؟) کے بجائے سوال تھا کہ حضرت خضرؑ کون تھے؟

پہلے سوال (روح کی حقیقت) کا جواب سورۃ الاسراء (آیت۔85) میں گذر چکا ہے (قل الرّوح من امر ربّی)

بقیہ سوالوں کا جواب اسی سورۃ الکھف میں دیا گیا۔شاید یہی سوالات اس سورت کے نزول کا سبب بھی بنے۔

کہف کے معنی غار کے ہیں۔اس میں اصحاب کہف کا واقعہ بیان کیا گیا ہے،اس لئے اسے سورہ کہف کہا جاتا ہے۔اس کی ابتدائی دس آیات اور آخری دس آیات کی فضیلت حدیث میں بیان کی گئی ہے کہ جو ان کو یاد کرے اور پڑھے گا وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا (صحیح مسلم) اور اس کی تلاوت جمعہ کے دن کرے گا تو آئندہ جمعہ تک اس کے لئے خاص نور کی روشنی رہے گی،اور اس کے پڑھنے سے گھر میں سکون وبرکت نازل ہوتی ہے۔

حدیث: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: من حفظ عشر آیات من اوّل کھف عصم من الدّجال۔ جو شخص سورۃ الکھف کی ابتدائی دس آیتیں یاد کرے،وہ دجال کے فتنہ سے بچے گا.ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے سورۃ الکہف کی آخری دس آیات پڑھ لیں پھر دجال نکل گیا تو دجال اس پر مسلط نہیں ہوگا۔(ترمذی، مسلم)

سورۃ کہف سے حاصل ہونے والے اہم اسباق

ہدایت کا منبع اللہ کی ذات ہے۔من یھد اللہ فھوالمھتد۔(کہف۔17)

جو شخص دین کی خدمت اور حفاظت میں لگتا ہے اللہ اس کے وجود کی حفاظت کا بندوبست فرمادیتے ہیں۔(مفہوم آیت، کہف 18)

انسان کو ہمیشہ حلال اور پاکیزہ رزق ہی کھانا چاہیے اور حرام سے بچنا چاہیے۔(فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا)۔(کہف۔19)

بوقت ضرورت اپنے ایمان کو چھپانا اور اپنے دین کی خاطر ہجرت کرنا بھی بہت بڑی نیکی ہے۔(وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا۔۔۔)۔۔(مفہوم آیت۔کہف۔19۔20)

کسی کام کو مستقبل میں سرانجام دینے کا تذکرہ کرنا ہو تو انشاءاللہ ضرور کہنا چاہیے۔(وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا۔اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۔)۔۔(کہف۔23)

نسیان اور بھولنے کی بیماری کا علاج اللہ کا ذکر کرنا ہے۔(وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ۔۔کہف۔24)

اصحاب کہف کو 309 سال سلانے کے بعد جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے جگایا اسی طرح مرنے کے بعد اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں دوبارہ زندہ فرمائیں گے۔(مفہوم آیت کہف۔25)

نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے تاکہ آخرت کی فکر پیدا ہو۔وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ۔۔۔ کہف۔28)

علم میں اضافے اور ترقی کیلئے سفر کرتے رہنا چاہیے۔(کہف۔66)

نیک لوگوں کے بعد ان کی نسلوں کی بھی اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتے ہیں۔۔وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ۔۔۔کہف۔82)

ایمان اور اعمال صالح والوں کیلئے خوشخبری

وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا

اور ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبریاں سنادو کہ ان کے لئے بہترین اجر و ثواب ہے۔(کہف۔2)

To give good news to the believers—who do good—that they will have a fine reward.

دوسروں کی گمراہی پر اپنے آپ کو گھائل نہ کرو۔(کہف۔6)

کون اچھا عمل کرنے والا ہے؟

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا

جو کچھ زمین پر ہے بے شک ہم نے اسے زمین کی زینت بنادیا ہے تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں کون اچھے اعمال کرتا ہے۔ (کہف۔7)

We have indeed made whatever is on earth as an adornment for it, in order to test which of them is best in deeds.

اصحاب کہف

أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا

کیا تم خیال کرتے ہو کہ غار اور لوح والے ہماری کوئی بڑی عجیب نشانیوں میں سے تھے؟ (کہف۔9)

Have you ˹O Prophet˺ thought that the people of the cave and the plaque were ˹the only˺ wonders of Our signs?

اصحاب کہف کی دعا

إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا

ان چند نوجوانوں نے جب غار میں پناہ لی تو دعا کی: اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارا معاملہ درست فرمادے۔ (کہف۔10)

˹Remember˺ when those youths took refuge in the cave, and said, “Our Lord! Grant us mercy from Yourself and guide us rightly through our ordeal.

یہ وہی نوجوان ہیں جنہیں اصحاب کہف کہا گیا، انہوں نے جب اپنے دین کو بچاتے ہوئے غار میں پناہ لی تو یہ دعا مانگی۔

یہ نوجوان، ان کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے کا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے اسی قول کو ترجیح دی ہے۔ کہتے ہیں ایک بادشاہ تھا جو لوگوں کو بتوں کی عبادت کرنے کی ترغیب دیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے چند نوجوانوں کے دلوں میں یہ بات ڈال دی کہ عبادت کے لائق تو صرف ایک اللہ ہی ہے جو آسمان و زمین کا خالق اور کائنات کا رب ہے۔ یہ الگ ہو کر کسی ایک جگہ اللہ واحد کی

عبادت کرتے، آہستہ آہستہ لوگوں میں ان کے عقیدہ کا چرچا ہوا، تو بادشاہ تک بات پہنچ گئی اور اس نے انہیں اپنے دربار میں طلب کرکے ان سے پوچھا، تو وہاں انہوں نے برملا اللہ کی توحید بیان کی بالآخر پھر بادشاہ اور قوم کے ڈر سے اپنے دین کو بچانے کے لئے آبادی سے دور ایک پہاڑ کے غار میں پناہ گزین ہوگئے، جہاں اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند مسلط کردی اور وہ تین سو نو (309) سال وہاں اللہ کی قدرت سے سوئے رہے۔

اصحاب کہف کے اس قصے میں نوجوانوں کے لئے بڑا سبق ہے، آجکل کے نوجوانوں کا بیشتر وقت فضولیات میں برباد ہوتا ہے اور اللہ کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

ان شاءاللہ کہنا نہ بھولو

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا

مگر یہ کہ اگر اللہ چاہے (یعنی اِن شاء اللہ کہہ کر) اور اپنے رب کا ذکر کیا کریں جب آپ بھول جائیں اور کہیں: امید ہے میرا رب مجھے اس سے (بھی) قریب تر ہدایت کی راہ دکھادے گا۔ (کہف۔24)

Except [when adding], “if Allah wills!” But if you forget, then remember your Lord, and say, “I trust my Lord will guide me to what is more right than this.”

یعنی جب بھی مستقبل قریب یا بعید میں کوئی کام کرنے کا عزم کرو تو ان شاءاللہ ضرور کہا کرو۔ کیونکہ انسان کو تو پتہ نہیں کہ جس بات کا عزم کررہا ہے، اس کی توفیق بھی اسے اللہ کی مشیت سے ملتی ہے یا نہیں۔

صلحاء اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرو

شیخ سعدی اپنی مشہور کتاب گلستان سعدی کے دیباچے میں لکھتے ہیں کہ ایک دن حمام میں میرے دوست نے مجھے خوشبو والی مٹی دی میں نے اس مٹی سے پوچھا کہ تو مشک ہے یا عنبر ہے؟ مٹی کہنے لگی میں تو مٹی ہی ہوں مگر ایک عرصہ تک پھولوں کی صحبت میں رہی ہوں یہ میرے ہم نشیں کے جمال کا اثر ہے ورنہ میں تو وہی مٹی ہوں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کی سرشت میں یہ خصوصیت رکھی ہے کہ یہ دوسرے کا اثر بہت جلد قبول کرتا ہے۔ جب یہ کسی کے پاس اٹھنا، بیٹھنا یا آنا جانا شروع کرے گا تو اس کے خیالات، نظریات، سیرت، کردار، اخلاق اور گفتار و طریقہ کار سے متاثر ہوتا چلا جائے گا اور کچھ عرصہ میں اس کا اثر اس کی شخصیت پر واضح نظر آئے گا۔

اس لیے قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ میں اچھے انسان کی صحبت اور ان کی ہم نشینی اور اس کی اہمیت و فضیلت پر کئی نصوص وارد ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے میل جول اور ان سے تعلق اختیار کرنا انسان کی زندگی میں مثبت تبدیلی لانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور ان کی صحبت کی وجہ سے استقامت اور اصلاح ہوتی ہے۔

ایک سادہ سی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو اس قدر رتبہ اور مقام عطا فرمایا کہ کوئی دوسرا ہزاروں برس کی عبادت و ریاضت سے بھی وہ رتبہ نہیں پا سکتا، اس کی ایک ہی وجہ ہے کہ انہیں محسن انسانیتؐ کی صحبت حاصل تھی، اسی برکت سے یہ امتیازی مقام حاصل ہوا جو صرف انہی کے ساتھ خاص ہے، اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو نیک اور اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ محبت و تعلق قائم کرنے کا حکم فرمایا جو سورۃ الکہف:28 میں ہے:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں۔ ان کے ساتھ صبر کرتے رہو۔ کہف۔28

And keep yourself patient [by being] with those who call upon their Lord in the morning and the evening, seeking His face [i.e., acceptance].

حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ ہم چھ آدمی نبی ﷺ کے ساتھ تھے، میرے علاوہ بلال، ابن مسعود، ایک ہذلی اور دو صحابی اور تھے۔ قریش مکہ نے خواہش ظاہر کی کہ ان (کم مرتبے والے) لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹا دو تا کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کی بات سنیں، نبیؐ کے دل میں آیا کہ چلو شاید میری بات سننے سے ان کے دلوں کی دنیا بدل جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔ (صحیح مسلم)

ایک عربی شاعر نے اچھی صحبت کی اہمیت کو یوں بیان کیا:

عن المرءِ لاتسئل و ابصر قرینہ

فان القرین بمالمقارن مقتدی

اذاکنت فی قوم فصاحب خیارھم

ولا تصحب الاروی فتردی مع الردی

اگر تم کو کسی شخص کے متعلق تحقیق مقصود ہو تو اس شخص کی تحقیق نہ کرو، بلکہ اس کے ہم نشینوں کو دیکھو، کیونکہ دوست اپنے ہم نشینوں کا متبع ہوتا ہے، جیسے ہم نشین ہوں گے ویسا ہی وہ شخص ہوگا۔ جب تم کسی قوم میں ہو تو اس قوم کے اچھوں کی صحبت اختیار کرو، ناکارہ لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھو، ورنہ تم بھی بے کار ہو جاؤ گے۔

کون سے دوست بہتر ہیں؟

حضور ﷺ سے پوچھا گیا: ہمارے لیے کون سے ہم نشین بہتر ہیں؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

1۔ جسے دیکھ کر تمہیں اللہ کی یاد آئے۔

2۔ جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافے کا سبب بنے۔

3۔ اور جس کے اعمال تمہیں آخرت کی یاد دلائیں۔ (مجمع الزوائد۔ باب ای الجلساء خیر)

نیک لوگوں کی صحبت اور اصحاب کہف کا کتا

جو شخص نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے ان کی صحبت میں بیٹھتا ہے ان کی نیکی کا حصہ اس کو بھی ملتا ہے، دیکھو اصحاب کہف کے کتے نے اصحاب کہف جو نیک لوگ تھے ان سے محبت کی اور ساتھ جڑا رہا تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا ذکر فرما دیا۔ (قرطبی)

حضرت حسن بصریؒ نے کتے کی عاجزی اور انکساری پر دلچسپ گفتگو فرمائی

فرمایا کہ کتے کے اندر دس صفات ہیں کہ اگر یہ انسان کے اندر پیدا ہو جائیں تو وہ ایک عاجز اور نیک انسان بن سکتا ہے۔ کتے کے اندر قناعت ہوتی ہے جو مل جائے یہ اسی پر قناعت کرلیتا ہے راضی ہو جاتا ہے، یہ قانعین یا صابرین کی علامت ہے۔ کتا اکثر بھوکا رہتا ہے، یہ صالحین کی علامت ہے۔ کوئی دوسرا کتا اس پر زور کی وجہ سے غالب آجائے تو یہ اپنی جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلا جاتا ہے یہ راضیین کی علامت ہے۔ کتے کا مالک اگر اس کو مارے تو وہ اپنے مالک کو چھوڑ کر نہیں جاتا یہ صادقین کی علامت ہے۔ اگر کتے کا مالک بیٹھا کھانا کھا رہا ہو تو یہ باوجود طاقت اور قوت کے اس سے کھانا نہیں چھینتا یہ مساکین کی علامت ہے۔ جب مالک اپنے گھر میں ہو تو یہ دور جوتوں کے پاس جا کر بیٹھ جاتا ہے۔ ادنی جگہ پر راضی ہو جاتا ہے یہ متواضعین کی علامت ہے۔ دنیا

میں رہنے کے لیے اس کا اپنا کوئی گھر نہیں ہوتا یہ متوکلین کی علامت ہے۔رات کو یہ کم سوتا ہے یہ محبین کی علامت ہے۔اگر اس کا مالک اسکو مارے تو یہ تھوڑی دیر کے لیے دور چلا جاتا ہے۔اور اگر اس کا مالک اس کو دوبارہ روٹی ڈالے تو یہ دوبارہ آکر کھالیتا ہے۔اس سے ناراض نہیں ہوتا۔یہ خاشعین کی علامت ہے۔جب مرتا ہے تو اس کی کوئی میراث نہیں ہوتی یہ زاہدین کی علامت ہے۔کتا اپنے مالک کا وفادار ہوتا ہے،اس کی نافرمانی نہیں کرتا۔اللہ کے نیک بندے بھی اپنے مالک حقیقی کی نافرمانی نہیں کرتے۔

حق واضح ہو چکا ہے: جو چاہے ایمان لائے جو چاہے انکار کرے

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ

اور فرمادیجئے کہ (یہ) حق تمہارے رب کی طرف سے ہے،پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کردے۔(کہف۔29)

And say: ˹O Prophet˺ ˹This is˺ the truth from your Lord. Whoever wills let them believe, and whoever wills let them disbelieve.

مطلب یہ ہے کہ رحمٰن کا راستہ بھی واضح کر دیا گیا اور شیطان کا راستہ بھی، حق کا راستہ بھی واضح کر دیا گیا اور باطل کا بھی،اور فیصلہ انسان پر چھوڑ دیا گیا کہ وہ کس راستے کو اختیار کرتا ہے۔لیکن آخرت میں اس کی نجات کا دارومدار اس کے اسی فیصلے پر ہے۔

ایمان اور اعمال صالح والوں کا اجر کبھی ضائع نہ ہوگا

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا۔

یقیناً وہ لوگ جو (حق کو) مان لیں اور نیک عمل کریں تو ہم کسی نیک عمل کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔ (کہف۔30)

As for those who believe and do good, We certainly never deny the reward of those who are best in deeds.

دو باغات کے دو مالکان۔ شکر گزار و ناشکرا،

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ۔۔۔ سورۃ کہف۔آیت۔32

ایک مالدار،متکبر،احسان فراموش اور ظالم شخص کی مثال

سورۃ کہف۔32-36

نیک اور شکر گزار بندے کی مثال

سورۃ کہف۔37-39

طاقت کا منبع اللہ کی ذات۔لاقوّۃ الّا باللہ،

مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ یعنی جو کچھ ہوتا ہے اللہ کی مشیت سے ہوتا ہے۔

حدیث: حدیث میں آتا ہے کہ جس کو کسی کا مال، اولاد یا حال اچھا لگے تو اسے مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِ لّا بِاللّٰہِ پڑھنا چاہیے۔(تفسیر ابن کثیر)

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: جس بندے پر اللہ اپنی کوئی نعمت انعام فرمائے اہل وعیال ہوں، خوشحالی ہو، پھر وہ اس کلمہ کو کہہ لے تو اس میں کوئی آنچ نہ آئے گی سوائے موت کے پھر آپ اس آیت کی تلاوت فرماتے۔

حدیث: مسند احمد میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کا ایک خزانہ بتادوں؟ وہ خزانہ لاحول قوۃ الا باللہ کہنا ہے۔اور روایت میں ہے کہ اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے مان لیا اور اپنا معاملہ میرے سپرد کر دیا۔ حضرت ابو ہریرہ(رض) سے پھر پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا صرف لاحول نہیں بلکہ وہ جو سورۃ کہف میں ہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ۔

کتاب زندگی۔ چھوٹا بڑا ہر عمل درج(لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ۔۔)،

دنیا کی زندگی کی مثال

The example of Worldly Life

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مُّقْتَدِرًا۔

اور اے نبیؐ! اِنہیں حیات دنیا کی حقیقت اِس مثال سے سمجھاؤ کہ جیسے ایک پانی ہم نے آسمان اتارا تو اس کے سبب زمین کا سبزہ گھنا ہو کر نکلا اور کل وہی سبزہ بھوسہ بن گیا جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں۔ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔(کہف۔45)

And give them a parable of this worldly life. ˹It is˺ like the plants of the earth, thriving when sustained by the rain We send down from the sky. Then they ˹soon˺ turn into chaff scattered by the wind. And Allah is fully capable of ˹doing˺ all things.

اس آیت میں دنیا کی بے ثباتی اور ناپائداری کو کھیتی کی مثال کے ذریعے واضح کیا گیا ہے کہ کھیتی میں لگے پودوں اور درختوں پر جب آسمان سے بارش برستی ہے تو پانی سے ملکر کھیتی لہلہا اٹھتی ہے، پودے اور درخت حیات نو سے شاداب ہو جاتے ہیں۔ لیکن پھر ایک وقت آتا ہے کہ کھیتی سوکھ جاتی ہے۔ پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے یا فصل پک جانے کے سبب تو پھر ہوائیں اس کو اڑائے پھرتی ہیں۔ ہوا کا ایک جھونکا کبھی اسے دائیں اور کبھی بائیں جانب جھکا دیتا ہے۔ دنیا کی زندگی بھی ہوا کے ایک جھونکے یا اس پانی کے بلبلے یا کھیتی ہی کی طرح ہے، جو اپنی چند روزہ بہار دکھا کر فنا کے گھاٹ اتر جاتی ہے۔ اور یہ سارے تصرفات اس ہستی کے ہاتھ میں ہیں جو ایک ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

باقیات صالحات

اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا۔

مال اور اولاد تو دنیا کی زندگی کی رونق ہیں اور تیرے رب کے ہاں باقی رہنے والی نیکیاں ثواب اور آخرت کی امید کے لحاظ سے بہتر ہیں۔ (کہف۔46)

Wealth and children are the adornment of this worldly life, but the everlasting good deeds are far better with your Lord in reward and in hope.

باقیات صالحات سے کیا مراد ہے؟

باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) کون سی یا کون کون سی ہیں؟ کسی نے نماز کو، کسی نے تحمید و تسبیح اور تکبیر و تہلیل کو اور کسی نے اعمال خیر، کسی نے صدقات جاریہ کو مصداق قرار دیا۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ عام ہے اور تمام نیکیوں کو شامل ہے۔ تمام فرائض وواجبات اور سنن ونوافل سب باقیات صالحات ہیں بلکہ برے کاموں سے اجتناب بھی ایک عمل صالح ہے، جس پر عند اللہ اجر و ثواب کی امید ہے۔

بعض مفسّرین نے فرمایا کہ باقیات صالحات سے مراد البنات الصالحات یعنی نیک بیٹیاں ہیں۔(بحوالہ قرطبی)

مغفرت اور رحمت والی ہستی

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا۔

اور تیرا رب بڑا بخشنے والا رحمت والا ہے اگر ان کے کرتوتوں پر انہیں پکڑنا چاہتا تو فوراً ہی عذاب بھیج دیتا مگر ان کے لیے وعدے کا ایک وقت مقرر ہے اور اس سے بچ کر بھاگ نکلنے کی یہ کوئی راہ نہ پائیں گے۔(کہف۔58)

Your Lord is the All-Forgiving, Full of Mercy. If He were to seize them ˹immediately˺ for what they commit, He would have certainly hastened their punishment. But they have an appointed time, from which they will find no refuge.

یعنی یہ تو رب غفور کی رحمت ہے کہ وہ گناہ پر فوراً گرفت نہیں فرماتا، بلکہ مہلت دیتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو پاداش عمل میں ہر شخص ہی عذاب الٰہی کے شکنجے میں کسا ہوتا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ جب مہلت عمل ختم ہو جاتی ہے اور ہلاکت کا وقت آ جاتا ہے، جو اللہ تعالٰی مقرر کئے ہوتا ہے تو پھر فرار کا کوئی راستہ اور بچاؤ کی کوئی سبیل نہیں رہتی۔

موسیٰؑ کا تحصیل علم کیلئے سفر

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا

اور (وہ واقعہ بھی یاد کیجئے) جب موسیٰؑ نے اپنے خادم (یوشع بن نونؑ) سے کہا: میں اپنا سفر جاری رکھوں گا یہاں تک کہ میں دو دریاؤں کے سنگم (مجمع البحرین) کی جگہ تک پہنچ جاؤں ورنہ مدتوں چلتا رہوں گا۔(سورۃ کہف۔60)

And ˹remember˺ when Moses said to his young assistant, "I will never give up until I reach the junction of the two seas, even if I travel for ages."

مجمع البحرین سے کیا مراد ہے؟

لفظی مطلب ہے کہ دو سمندروں کے ملنے کی جگہ۔

اس مقام کی تعیین کسی یقینی ذریعہ سے نہیں ہو سکی تاہم قیاس کیا جاتا ہے کہ اس سے مراد صحرائے سینا کا وہ جنوبی راستہ ہے جہاں خلیج عقبہ اور خلیج سویز دونوں آکر ملتے ہیں اور بحر احمر میں ضم ہو جاتے ہیں۔ اسی مقام (مجمع البحرین) پر حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کی ملاقات طے تھی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضرؑ کی ملاقات

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا۔

اور وہاں انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے (حضرت خضر) کو پایا جسے ہم نے اپنی رحمت سے نوازا تھا اور اپنی طرف سے ایک خاص علم عطا کیا تھا۔ (کہف۔65)

خضرؑ کون تھے؟

خضر کے معنی سرسبز اور شاداب کے ہیں۔ حضرت خضر کے بارے میں مفسرین کی تین آرا ملتی ہیں۔

1۔ حضرت خضرؑ اللہ کے نبی تھے۔

2۔ حضرت خضرؑ فرشتہ تھے۔

3۔ حضرت خضرؑ صرف اللہ کے خاص نیک بندے تھے۔ مگر فرشتہ یا نبی یا رسول نہ تھے۔ اللہ تعالٰی نے بعض خاص امور کا علم صرف حضرت خضر کو نوازا تھا۔

جمہور مفسرین کے نزدیک تیسری رائے زیادہ درست ہے یعنی وہ اللہ کے خاص نیک بندے تھے۔

ایک رائے ان کے بارے میں یہ بھی ہے کہ وہ اب تک حیات ہیں مگر اس کے ثبوت میں کوئی مستند روایت موجود نہیں۔

مجمع البحرین پر موسیٰؑ و خضرؑ کی ملاقات۔۔ مشاہدات، سوالات، اعتراضات، جوابات۔

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آراء اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:

Mobile: +44 785 3099 327

Email: hafizmsajjad@gmail.com